سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۱ اگست بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو کھانسی کی تکلیف رہی۔ شام کے وقت کھانسی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہوگیا۔ حرارت میں بھی کمی رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

کل حضور نے ایک دوست کو شرف زیارت بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے

صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے جو انسان کو دیا گیا ہے اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا

"اب وقت تنگ ہے میں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔ تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے۔ اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اس وقت صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے اور آخری موقعہ دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے جو نوع انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اس موقعہ کو کھو دے۔

نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنا دے۔ اس میں کاہلی اور سستی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ اور اس تعلیم پر جو میں پیش کر چکا ہوں عمل کرنے کے لئے کوشش کرو اور اس راہ پر چلو جو میں نے پیش کی ہے۔ عبد اللطیف کے نمونہ کو ہمیشہ مدنظر رکھو کہ اس سے کس طرح صادقوں اور وفاداروں کی علامتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ یہ نمونہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے پیش کیا ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۳/۲۶۴)

درخواست دعائے خاص

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

برادرم مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ڈھاکہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی بیگم صاحبہ کو کچھ عرصہ سے تکلیف تھی ڈاکٹر نے معائنہ کے بعد بتایا ہے کہ رحم میں رسولی ہے جس کا اپریشن غالباً کرنا ہوگا۔ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین

شجرکاری اور انصار اللہ

۷ اگست سے سرکاری طور پر شجرکاری کا ہفتہ شروع ہو چکا ہے۔ امید ہے آپ اسکو کامیاب بنانے میں ہر ممکن قدم اٹھائیں گے۔ (قائد ایثار)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دسواں سالانہ اجتماع

امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دسواں تربیتی سالانہ اجتماع ۳۰۔ ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۶۴ء کو انشاء اللہ العزیز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اراکین انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے اجتماع میں شامل ہونے کی تیاری شروع فرما دیں۔ نیز مجالس یہ نوٹ فرمالیں کہ شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز بھجوانے اور آئندہ تین سال کے لئے صدارت کے لئے نام ارسال کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ہے۔ اس لئے تمام مجالس سے درخواست ہے کہ وہ صدر کے عہدہ کے لئے نام اور شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز (اگر وہ بھجوانا چاہیں) مجلس عاملہ مقامی کی منظوری کے بعد ۳۰ ستمبر سے پہلے پہلے مرکز میں بھجوا دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جامعہ نصرت کا ایف۔ اے کا نتیجہ

کامیاب طالبات کی شرح ۷۷ء۸۹ فیصد رہی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جامعہ نصرت کا ایف۔ اے (پارٹ II) کا نتیجہ نہایت اچھا رہا ہے۔ امسال ۷۱ طالبات نے امتحان دیا تھا۔ جن میں سے ۶۱ طالبات کامیاب ہوئیں۔ دو نے کمپارٹمنٹ حاصل کی اور دو کے نتیجہ کا اعلان بعد میں ہوگا۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی کامیاب ہو جائیں گی۔ صرف ۶ طالبات فیل ہوئیں۔ مس انیسہ بنت چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ ۶۱۱ نمبر لے کر اپنی کلاس میں اول آئی ہیں۔

ثانوی بورڈ کے اعلان کے مطابق آرٹس گروپ میں نتائج کی شرح ۴۳ء۳۸ فیصد ہے۔ اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری کامیاب طالبات کی شرح ۷۷ء۸۹ ہے۔

(نوٹ) تفصیلی نتیجہ صفحہ ۸ پر درج ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

خطبہ جمعہ

ظاہری عبادت کے ساتھ ساتھ اپنے دل کی اصلاح کرنے کی بھی کوشش کرو

اگر دل میں اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت پیدا ہو جائے تو انسان کا ہر کام خدا ہی کے لئے ہو جاتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ا مارچ سنہ ۱۹۲۶ء بمقام قادیان

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
قرآن کریم میں اس کی ام الکتاب یعنی سورہ فاتحہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ

اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور قدرت

ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ دنیا میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ دنیا میں جو کچھ کرتا ہے انسان ہی کرتا ہے خدا تعالےٰ کا اس کے اعمال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ سب کچھ خدا تعالےٰ ہی کرتا ہے۔ بندہ کا اپنے اعمال سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے خدا تعالےٰ قرآن کریم میں ان دونوں خیالوں کو رد فرماتا ہے۔ چنانچہ سورہ فاتحہ میں ہی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہو ایاک نعبد کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ تیری ہی بندگی اور عبودیت اختیار کرتے ہیں۔ اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ

عبودیت کیا ہوتی ہے

عبودیت کے یہ معنی نہیں کہ کوئی انسان نماز پڑھ لے کیونکہ خدا تعالےٰ کو کسی کے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے سے کیا تعلق۔ کیا کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے جو یہ کہے فلاں میرا غلام ہے کیونکہ وہ دن میں ایک دفعہ یا دو دفعہ یا تین دفعہ یا چار دفعہ سلام کر جاتا ہے۔ نماز کیا ہے خدا تعالےٰ کے حضور سلام اور حاضری ہے پھر کیا کبھی کوئی حاضری اور سلام سے غلام کہلا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کو ایک یا دو بار نہیں بلکہ دس یا بیس دفعہ سلام کر جاتا ہے لیکن اس کے احکام کی پابندی نہیں کرتا تو وہ کبھی اس کا غلام نہیں کہلا سکتا۔ پس جب خدا تعالےٰ سورہ فاتحہ میں یہ سکھاتا ہے کہ کہو ایاک نعبد ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو اس کا یہ منشاء نہیں ہو سکتا کہ کوئی نماز پڑھ لے۔ اور کچھ نہ کرے تو وہ عبد بن جائے گا کیونکہ ۲۴ گھنٹہ میں پانچ دفعہ سلام کر جانا عبودیت نہیں کہلا سکتی اتنی عبودیت تو دوست اپنے دوستوں کی یا محلہ والے ایک دوسرے کی بھی کر لیتے ہیں۔ جب دن میں ایک دوسرے کو سلام کر لیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالےٰ نے جس عبودیت کا حکم دیا ہے۔ وہ

اور ہی رنگ کی عبودیت

ہے جس کے متعلق بندہ کہتا ہے کہ وہ اتنی بڑھی ہوئی ہے اتنی بڑھی ہوئی ہے اسکے مقابلہ میں یہ کہنا کہ کسی اور کی بھی اطاعت کرتا ہوں غلط ہے کیونکہ ایاک نعبد کے یہ معنے ہیں کہ انسان کہتا ہے میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں۔ لیکن اگر اس سے خدا تعالےٰ کے حضور حاضری اور سلام ہی مراد ہے تو اس سے زیادہ تو ایک انسان دن رات میں دوستوں سے ملاقات کر لیتا ہے اور اس کی بنا پر تو انسان یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اے خدا میں دوسروں کے مقابلہ میں تیرے لئے زیادہ وقت دیتا ہوں تیری ہی عبادت کرتا ہوں۔ اور کسی کی نہیں کرتا کیونکہ اس قسم کی اطاعت تو وہ دوسروں کی بھی کرتا ہے وہ جتنا وقت خدا تعالےٰ کے حضور حاضر ہونے میں صرف کرتا ہے اس سے زیادہ دوستوں کی صحبت میں گزارتا ہے اور اگر انسان دیکھے تو اسے معلوم ہو جائے کہ دوسروں کے لئے وہ خدا تعالےٰ کی نسبت بہت زیادہ وقت صرف کرتا ہے اگر وہ کسی جگہ نوکر ہے تو اس کا اکثر حصہ وقت اپنے آقا کی خدمت میں صرف ہوتا ہے اور اگر اس کے آقا کی خدمت کا وقت اور خدا تعالےٰ کی حاضری کا وقت دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وقت کا اعلےٰ حصہ اور مقدار کے لحاظ سے زیادہ حصہ آقا کی خدمت میں صرف ہوگا بہ نسبت خدا تعالےٰ کے وقت کے اور خدا کے لئے جو وقت خرچ کیا جاتا ہے وہ عموماً تھکے ہوئے اوقات میں سے اور مقدار میں بہت کم ہوتا ہے۔ پھر وہ اپنے وقت کا ایک حصہ کھانے پینے میں صرف کرتا ہے اور مجبور ہے کہ ایسا کرے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اسے ایسا ہی بنایا ہے وہ شخص جو دن کے دس یا بارہ گھنٹے بیوی بچوں کے لئے روٹی کمانے میں خرچ کرتا ہے اس کے متعلق نہیں کہہ سکتے کہ اسلام کے خلاف کرتا ہے وہ

عین اسلام کے مطابق

کرتا ہے کیونکہ انسان کو خدا نے ایسا ہی بنایا ہے کہ وہ اپنے اوقات کا ایک حصہ اپنی اور اپنے لواحقین کی معاش پیدا کرنے میں صرف کرے مگر اس کے متعلق یہ بھی نہیں کہہ سکتے خدا ہی کا کام کرتا ہے باوجود اس کے کہ وہ خدا کے حکم کے ماتحت کرتا ہے مگر وہ کام عبادت نہیں کہلا سکتی کیونکہ یہ کام تو ایک دہریہ اور خدا تعالےٰ کا منکر بھی کرتا ہے اور وہ بھی اس میں شامل ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایاک نعبد میں جس عبادت کا ذکر ہے وہ اور قسم کی عبادت ہے اور عبادت صرف سجدہ اور رکوع نہیں ہے کیونکہ اگر محض سجدہ کر لینا یا رکوع کرنا ہی عبادت ہوتی تو یہ کونسی مشکل تھی۔ بہت لوگ کہیں گے چلو خدا کے آگے سجدہ کر لو کسی اور کے آگے نہ جھکے خدا ہی کے آگے جھک گئے۔ اس میں کیا حرج ہے اس میں تو کم محنت پڑتی ہے کیونکہ اور دس کے آگے جھکنے کی نسبت ایک خدا کے آگے جھکنا آسان ہے اس میں کم محنت ہوگی۔ اور کون نہیں چاہتا کہ کم محنت اٹھائے مگر بات یہ ہے کہ صرف خدا کے آگے جھکنا عبادت نہیں ہے۔ گو خالص عبادت اسی کے لئے کی جائے نماز اور روزہ اسی کے لئے ہو۔ مگر صرف یہی کام کرنا اگر دوسروں کو ملا کر دیکھا جائے تو بہت آسان ہوگا۔ مسلمانوں میں سے ایسے لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور پھر سنتیں حضرت سید عبدالقادر رحمۃ اللہ کے لئے پڑھتے ہیں وہ زیادہ عبادت کرتے ہیں۔ پس عبادت سے مراد محض نماز روزہ نہیں بلکہ اس سے مراد

کامل فرمانبرداری

ہے کامل انقطاع اور کامل تذلل ہے۔ اسی طرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ صرف ظاہری عبادت خدا تعالےٰ کے لئے ہے۔ اس کو عبادت میں سے نکال نہیں سکتے کیونکہ یہ بھی عبادت ہے مگر صرف ان ظاہری اعمال کو عبادت نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ جس طرح ہم خدا تعالےٰ کے یہ احکام مانتے ہیں اسی طرح دوسروں کے احکام بھی مانتے ہیں مثلاً ایک شخص کسی کا ملازم ہوتا ہے تو اس کے احکام مانتا ہے اور خدا تعالےٰ کی نسبت اس کے احکام کی تعمیل میں زیادہ وقت صرف کرتا ہے۔ اس وجہ سے اس طرح کی عبادت صرف خدا تعالےٰ کے لئے نہ ہوئی۔

اب سوال یہ ہے

کہ وہ کیا طریق ہے کہ انسان دوسرے کاموں میں مصروف ہوتا ہوا بھی خدا تعالےٰ کی عبادت میں ہی لگا رہے اور جس میں امکان ہو کہ اس کا ایاک نعبد کا دعوےٰ صحیح ہو سکتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ سوائے

قلبی ذہنی اور فکری عبادت

کے اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہو سکتی جو صرف خدا تعالےٰ کے لئے ہو۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ انسان کے ہاتھ پاؤں آنکھ کان زبان اور کاموں میں مصروف ہوں مگر وہ اپنے دل کو محض اللہ تعالےٰ کی طرف لگائے رکھے

جیسے صوفیا نے کہا ہے۔

دست در کار و دل با یار

انسان دنیا کے کام کرے، وہ بھی ایک رنگ میں عبادت ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص اپنی بیوی کو ایک لقمہ دیتا ہے۔ وہ بھی اس کی عبادت ہے۔ اگر وہ اس نیت سے دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ میں بیوی کو کھانے کے لئے دوں۔ پس اگر ایک انسان اپنی نیت درست کر لیتا ہے۔ اور اگر اپنے تمام کاموں میں جزیہی قرار دے لیتا ہے کہ

خدا تعالےٰ کی عبادت

کرے، تو اس کا ہر کام عبادت کہلا سکتا ہے۔ اگر وہ روزی اس لئے کماتا ہے کہ خدا کا حکم ہے۔ کہ خود کماؤ۔ دوسروں پر بار نہ ہو۔ خدا کا حکم ہے کہ اپنی زندگی لغو نہ گزارو۔ اور خدا کا حکم ہے کہ اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ خدا کا حکم ہے کہ بیوی بچوں کی ضروریات مہیا کرو۔ اس نیت سے اگر وہ ظاہری کام کرتا ہے۔ تو وہ خدا کی عبادت میں لگا ہوا ہوگا۔

پس معلوم ہوا کہ

حقیقی عبادت

قلب کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ایاک نعبد کے آگے وایاک نستعین فرمایا۔ بعض لوگ اس پر حیران ہوتے ہیں کہ عبادت کو پہلے رکھا گیا اور استعانت کو بعد میں۔ استعانت پہلے طلب کرنی چاہیئے تھی۔ تا کہ عبادت کرنے میں سہولت اور آسانی میسر آئے۔ مگر حق یہی ہے کہ جو ترتیب خدا تعالیٰ نے رکھی ہے وہی درست ہے۔ کیونکہ اعمال ظاہری پہلے ہوتے ہیں۔ اور بعد میں وہ حالت ہوتی ہے کہ

اخلاص کامل

ہو۔ قطع نظر اس سے کہ خدا تعالےٰ کا قانون جاری ہے۔ اور ہم اسے تسلیم کرتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے انسان کو جو قدرت دی ہے۔ اسے مد نظر رکھتے ہوئے جانتے ہیں کہ انسان اپنے ارادہ سے کام کرتا اور نفس کو کام کرنے کے لئے مجبور کر سکتا ہے مثلاً جس قدر لوگ اس وقت یہاں بیٹھے ہیں۔ ان میں سے کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کے لئے یہاں سے اٹھ کر مسجد مبارک میں جانا ناممکن ہے۔ اگر اس کے ہاتھ پاؤں ثابت ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ دل خواہ کسی کام کو کتنا ہی نہ چاہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان میں یہ طاقت رکھی ہے۔ کہ اگر وہ چاہے تو اپنے نفس کو بات ماننے پر مجبور کر سکتا ہے۔ ایک ایسا شخص جس کا دل نہیں چاہتا کہ نماز پڑھے۔ مگر وہ اپنے آپ کو مجبور کر سکتا ہے کہ کھڑا ہو کر رکوع کرے، سجدہ کرے۔ ہاں جس بات پر انسان کا کوئی اختیار نہیں ہے وہ

دل کی حالت

ہے۔ مثلاً ایک شخص کی ایک سے زیادہ بیویاں ہیں۔ وہ اپنے آپ کو مجبور کر سکتا ہے کہ سب کو مساوی باری دے۔ سب سے ایک جیسا سلوک کرے۔ لیکن اگر اس کے دل میں سب سے یکساں محبت نہیں۔ تو وہ اپنے دل کو مجبور نہیں کر سکتا۔ کہ سب سے یکساں محبت کرے۔ اور اس وقت تک ایسا نہیں کر سکتا۔ جب تک ایسے حالات نہ پیدا ہو جائیں کہ اس کے دل کی حالت بدل جائے۔ مثلاً ایک شخص ہے وہ بعض طبائع کو پسند کرتا۔ اور ان کے ساتھ مل کر کام کر سکتا ہے۔ لیکن ایسا افسر آ جاتا ہے جس سے اس کی طبیعت نہیں ملتی۔ تو اس کے دل میں اس کی ہر بات کھٹکتی رہے گی۔ گو ظاہری طور پر اس کی اطاعت کر سکتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ نے انسان کو یہ طاقت دی ہے۔ کہ وہ ظاہری کاموں میں اپنے آپ کو مجبور کر سکتا ہے۔ اب اگر ایاک نعبد میں صرف ظاہری اعمال ہوتے۔ تو اس کے لئے ایاک نستعین کی ضرورت نہ تھی۔ مگر یہاں قلبی اطاعت مراد ہے۔ کیونکہ اصل عبادت قلب ہی کی ہے۔ اسی لئے انسان کہتا ہے کہ الٰہی قلب کا بدلنا میرے اختیار میں نہیں ہے۔ اسے تو ہی بدل سکتا ہے۔ کیونکہ قلب تیرے ہی اختیار میں ہے میرے اختیار میں نہیں ہے۔ میں اپنے آپ کو عبادت کے لئے کھڑا کر سکتا ہوں۔ رکوع بھی کر سکتا ہوں سجدہ بھی کر سکتا ہوں۔ مگر دل کو نہیں عبادت میں لگا سکتا۔ اسے تو ہی بدل دے۔ پس ایاک نستعین نے بتا دیا کہ یہ قلبی عبادت ہے۔ جہاں خدا کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا کوئی کہے ایسا شخص عبادت کے لئے کھڑا ہی کس طرح ہو سکتا ہے جس کا دل نہیں مانتا۔ مگر جاننا چاہیئے

انسان میں دو کیفیتیں

ہوتی ہیں۔ ایک عقل کی۔ اور ایک احساسات کی۔ عقل کو انسان مجبور کر سکتا ہے۔ مگر جذبات اور احساسات کو مجبور نہیں کر سکتا۔ جو عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ عقل اور دلیل سے یہ بات منوا لیتا ہے۔ مگر دلیل سے محبت پیدا نہیں کی جا سکتی۔ محبت خدا کے فضل سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے باریک ذرائع ہیں۔ اور ایسے باریک کہ انسان کے قبضہ میں وہ ایسے نہیں ہیں۔ جیسے عقل اس کے قبضہ میں ہے۔ مثلاً ایک شخص کے سامنے جب حضرت عیسےٰ کے فوت ہونے کے دلائل پیش کئے جائیں اور وہ نہ مانے تو کہیں گے کہ پاگل ہے ایسے زبردست دلائل نہیں مانتا۔ لیکن اگر کسی سے کہیں فلاں سے محبت کرو اور وہ نہ کرے۔ تو یہ نہیں کہہ سکتے وہ پاگل ہے اتنی ذخیرہ کہا ہے۔ کہ فلاں سے محبت کرو مگر نہیں کرتا۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ دل میں محبت پیدا کرنا اس کے اختیار کی بات نہیں ہے۔ دیکھو خدا تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے۔ اگر خدا کا فضل جاری نہ ہوتا۔ اور تو ساری دنیا کا مال خرچ کر دیتا۔ تو بھی لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا نہ کر سکتا۔ گو عقل یہ کہتی ہے کہ جو احسان کرے، اس سے محبت کرو۔ مگر

جذبات دل کو مجبور

نہیں کیا جا سکتا کہ اس طرح محبت پیدا ہو۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں پر بڑے بڑے احسان کئے۔ مگر ان کے دل میں ذرا بھی محبت پیدا نہ ہوئی۔ عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیسے کیسے احسان کئے۔ مگر چونکہ وہ لوگ خدا تعالےٰ کے حضور ایاک نعبد و ایاک نستعین سچے دل سے نہ کہتے تھے۔ اس لئے ان کے دلوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ بھی محبت نہ پیدا ہوئی۔ ان کے دلوں میں جو یہ خیال تھا کہ ہم سے کوئی سلوک اور احسان نہیں کیا گیا، یہ محبت کی کمی کا ہی نتیجہ تھا۔ اور عقلی دلیل یہاں کام نہ کر سکتی تھی۔ یہاں خدا تعالےٰ کا فضل ہی کام دے سکتا تھا۔ اور اسی نے مخلص صحابہ کا دل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیر دیا تھا۔

حضرت عمرو بن العاص

جب فوت ہونے لگے تو یہ کہہ کر رو پڑے کہ میں نہیں جانتا تھا کہ میرا کیا انجام ہوگا۔ ان کے بیٹے نے ان سے کہا آپ نے بڑی بڑی خدمات کی ہیں۔ آپ کو اس قدر گھبراہٹ کیوں ہے۔ انہوں نے کہا عبداللہ یہ ان کے بیٹے کا نام تھا، تمہیں نہیں معلوم مجھ پر کئی زمانے آئے ہیں ایک وقت ایسا بھی آیا ہے۔ جب میں یہ بھی پسند نہیں کرتا تھا۔ کہ ایک چھت کے نیچے میں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جمع ہوں۔ اس وقت مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی مبغوض نظر نہیں آیا تھا۔ اور اسی وجہ سے میں نے کبھی آپؐ کی شکل نہ دیکھی تھی پھر ایک زمانہ مجھ پر ایسا آیا کہ خدا تعالےٰ نے میرا دل کھول دیا۔ اس وقت

ساری دنیا میں

سوائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی چیز مجھے محبوب نہ تھی۔ اس وقت محبت کی وجہ سے آپ کے جلال کے باعث میں نے آپ کی شکل نہ دیکھی۔ اب اگر کوئی مجھ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حلیہ پوچھے تو نہیں بتا سکتا۔ اگر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں فوت ہو جاتا تو اچھا ہو جاتا۔ آپ کے بعد جھگڑے پیدا ہو گئے۔ معلوم نہیں مجھ سے کیا کیا غلطیاں ہوئیں۔ یہ اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ

دل خدا ہی کے قبضہ میں

ہیں اور وہی ان کو بدل سکتا ہے۔ پھر دیکھو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ پر اس وقت احسان کرنے شروع کئے تھے۔ جب ان کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہوئی۔ احسان تو آپ پہلے سے کرتے چلے آ رہے تھے۔ بات یہ ہے کہ خدا کے فضل نے حضرت عمرؓ کے دل میں اس وقت محبت پیدا کر دی تو پچھلے احسان بھی نظر آنے لگ گئے۔ اب اگر ظاہری حالات کو دیکھا جائے تو

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ

وغیرہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اپنے مال قربان کرتے تھے کہہ سکتے تھے کہ ہم نے یہ احسان کیا وہ احسان کیا۔ مگر اس کے مقابلہ میں وہ اپنے مال اور جانیں قربان کر کے کہتے ہم پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑا احسان کیا۔ اور ہمیں ان خدمات کا موقعہ حاصل ہوا۔ دوسری طرف عبداللہ بن ابی کو مال ملتا تھا۔ مگر وہ یہ کہتا کہ مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا۔ بات یہ ہے کہ

حضور کی شفایابی کیلئے چالیس روز تک قربانی دینے کی مبارک تحریک میں جملہ انصار شرکت فرمائیں

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

احساسات

جذبات اور قلب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ خدا ہی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے مومن کو سکھایا ہے کہو۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ ایاک نعبد سے انسان کی عقلی اصلاح ہوتی ہے تب وہ ظاہری عبادت کرتا ہے مگر اصل چیز محبت کا درجہ ہے جو عمل کے بعد اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے مدد اور نصرت حاصل ہوتی ہے اس لئے بتایا خدا ہی کی عبادت کرو مگر ساتھ ایاک نستعین کہو۔ یعنے خدا سے اپنے دل کی اصلاح چاہو۔ کیونکہ اس کے بغیر کوئی عبادت عبادت نہیں ہے۔

محبت کا جذبہ ایک ایسا جذبہ ہے کہ جب یہ پیدا ہو جائے تو پھر کسی دلیل کی حاجت باقی نہیں رہتی۔ مجھے سلسلہ احمدیہ کے ایک قابلِ قدر رکن کی بات جو فوت ہو چکے ہیں۔ اور جن کا نام

منشی روڑے خاں

تھا۔ بہت ہی پسند آئی۔ وہ اپنا واقعہ سناتے ہوئے کہتے مجھ سے کسی نے پوچھا مرزا صاحب کے سچے ہونے کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے میں نے کہا اگر دلیل پوچھنی ہے تو کسی اور سے جاکر پوچھو۔ مجھے تو ایک ہی دلیل یاد ہے اور وہ یہ کہ میں نے مرزا صاحب کا چہرہ دیکھا وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ یہ محبت کا جذبہ تھا پس محبت کے جذبات جس کے دل میں پیدا ہو جاتے ہیں وہ

ہر قسم کی آفات

سے جو ایمان کے ساتھ لگی ہوتی ہیں محفوظ ہو جاتے ہیں مگر محبت کے جذبات دلائل سے یا عقل سے پیدا نہیں کئے جا سکتے بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں اس میں ذہن اور عقل اور اعمال کا بھی دخل ہوتا ہے مگر اصل چیز خدا تعالےٰ کی مدد اور نصرت ہی ہے کیونکہ وہی ان چیزوں کی وہ مقدار جانتا ہے جس کے بعد محبت کا درجہ دیتا ہے اسلئے خدا تعالےٰ سے ہی کہنا چاہیئے کہ ہمیں اس مقام پر لے جا کر ہماری اطاعت

محبّت کی اطاعت

ہو اور ہمیں وہ مقام عطا کر کہ جب انسان اس پر پہنچ جاتا ہے تو پیچھے ہٹ ہی نہیں سکتا۔ فدائیت کا مقام جسے صوفیا فنائیت کہتے ہیں اس وقت انسان اپنے وجود کو فنا کر دیتا ہے اس وقت وہ عقل سے کام نہیں کرتا۔ کیونکہ عقل اس مقام سے پیچھے رہ جاتی ہے وہ عقل سے سچائی اور راستہ کا پتہ لگا لیتا ہے اور جب اسے اس کا پتہ لگ جاتا ہے تو پھر وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں جذبات کا کام ہوتا ہے۔ اس جگہ پہنچ کر انسان ٹھوکر سے بچ جاتا ہے کیونکہ جذبات دوسری طرف بھی اپنا کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک چبوترہ پر حضرت مسیحؑ کھڑے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں اوپر سے حضرت مریمؑ اتریں اور ان سے آکر گلے مل گئیں اس وقت میری زبان سے یہ فقرہ نکلا

LOVE CREATS LOVE

محبّت محبّت سے پیدا ہوتی ہے

پس جب انسان کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں تو خدا تعالےٰ کی طرف سے بھی اس کی محبت کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ان ارواح میں بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے جن سے وہ شخص محبت کرتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ انہیں ان سے محبت کرنے کی تحریک کرتا ہے عقلی اور ذہنی سلوک تو انسان زندوں سے کر سکتا ہے مردوں سے نہیں کر سکتا۔ مگر محبت کا سلوک مُردوں سے بھی کر سکتا ہے بلکہ زندوں کی نسبتاً زیادہ کر سکتا ہے اور وہ بھی اس سے محبت کا سلوک کرتے ہیں۔ اس وقت انسان ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کے لئے زندہ تو زندہ ہوتے ہی ہیں مردے بھی زندہ ہو جاتے ہیں اور وہ ایسے مقام پر ہوتا ہے کہ گو اس کا جسم مردوں سے دور رہتا ہے مگر ان کی روحیں اکٹھی ملی ہوتی ہیں۔

پس ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ صحیح عقلی فکری اور عملی اصلاح کے بعد خدا تعالےٰ سے یہ دعائیں مانگیں کہ ایسا جذبہ عطا ہو کہ ان کا ہر کام خدا ہی کے لئے ہو اور خدا سے ان کا تعلق عقل کے ساتھ نہ ہو بلکہ عشق سے ہو یعنی ایسی آگ لگی ہوئی ہو کہ ایک دم کی دوری بھی جلا دے اس کے بعد انہیں وہ صراط مل جائے گی جس سے پیچھے نہیں لوٹیں گے۔

پس میں دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ

اپنے ظاہری اعمال پر

نہ رہیں اور نہ عقل و فکر پر تکیہ کریں بلکہ وہ جذبہ پیدا کریں جس کے پیدا ہونے کے بعد قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور ایسی محبت پیدا ہو جائے کہ ہمارے اس سے دور ہونے کو وہ بھی پسند نہ کرے اور ہمیں اپنے سے دور نہ جانے دے ؎

دار الافتاء ربوہ :۔

چند سوال اور ان کے جواب

مکرم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل ناظم دار الافتاء ربوہ

س:۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار اقدس پر خوبصورت گنبد کیوں نہیں بنایا گیا۔ جب کہ آپ کے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی مزار مبارک پر گنبد بنا ہوا ہے؟

ج:۔ اس بارہ میں جماعت احمدیہ کا جو مسلک ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ ذیل ارشادات سے ظاہر ہے

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

" اگر نمود اور دکھلاوے کے واسطے پکی قبریں اور نقش و نگار اور گنبد بنائے جائیں تو حرام ہے۔ لیکن اگر خشک ملاّں کی طرح یہ کہا جاوے کہ ہر حالت اور ہر مقام میں کچی ہی اینٹ لگائی جاوے تو یہ بھی حرام ہے انما الاعمال بالنیات عمل نیت پر موقوف ہے۔

ہمارے نزدیک بعض وجوہ میں پکی کرنا درست ہے مثلاً بعض جگہ سیلاب آتا ہے بعض جگہ قبر میں میّت کو کتے اور بجو وغیرہ نکال لے جاتے ہیں۔ مُردے کے لئے بھی ایک عزت ہوتی ہے اگر ایسی وجوہ پیش آجائیں تو اسی حد تک کہ نمود اور شان نہ ہو۔ بلکہ صدمہ سے بچانے کے لئے قبر کا پکا کرنا جائز ہے۔"

(الحکم ۱۰ ر مئی ۱۹۰۱ء)

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

" اگر نعش کو نقصان پہنچتا ہے تو پکی قبر بنائی جائے۔ اگر یہ خطرہ ہے کہ کوئی اس کی قبر کو نقصان پہنچائے گا تو اس سے بھی زیادہ حفاظت کی جائے خواہ لوہے کا جنگلہ بنوا لیا جائے یا سیسہ گلا کر ارد گرد ڈلوا لیا جائے۔ لیکن اگر زینت یا آرائش وجہ ہے تو اس کے لئے قبر کا پکا بنوانا ناجائز ہے۔"

(ب) " ایک دفعہ جب خطرہ پیدا ہوا تو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر کچی دیوار کھینچ دی اور اوپر گیلیاں ڈال دیں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ آرائش کے لئے کیا گیا تھا۔ اس لئے یہ شرک بھی نہیں اور ناجائز بھی نہیں۔ شرک تو تب ہوتا اگر ہم نے اس پر طرح طرح کی گلکاری کی ہوتی اور بیل بوٹے بنائے ہوتے اور اسے سجایا بنایا ہوتا۔ یہ تو صرف حفاظت کے لئے تھا نہ کہ شرک کے لئے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقبرہ بھی حفاظت کی غرض سے بنایا گیا تھا۔"

ج:۔ " قبے ضرورت کے وقت جائز ہیں گو میں سمجھتا ہوں قبے بنانے ناجائز ہیں مگر ہر جگہ نہیں۔ اگر ان سے مراد قبر کی حفاظت نہیں تو ناجائز ہیں۔"

(الفضل ۲ ستمبر ۱۹۲۵ء)

مجالس انصار اللہ کے لئے نہایت ضروری اعلان

سب مجالس ــــــ ۲۲ اگست سے ۲۸ اگست تک ہفتہ اصلاح معاشرہ منائیں، اس سال قیادت تربیت انصار اللہ کے پروگرام میں اصلاح معاشرہ کے لئے احباب جماعت کو پوری توجہ دلانے کے لئے ایک ہفتہ منانے کی بھی تجویز ہے۔ نظارت اصلاح و ارشاد کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال یہ ہفتہ اصلاح معاشرہ ۲۲ اگست بروز ہفتہ سے لے کر ۲۸ اگست بروز جمعہ تک منایا جائے گا۔

جملہ مجالس انصار اللہ ان سات دنوں میں احباب کو اصلاح معاشرہ کی طرف پوری طرح توجہ دلائیں اور اپنے ہاں علی الترتیب مضامین مخصوصہ تقاریر کا انتظام کریں۔

۱۔ سچائی یا راستبازی کی تلقین
۲۔ غیبت اور بدظنی پر اغتساب
۳۔ معاملات لین دین میں صفائی
۴۔ نظام جماعت و خلافت سے وابستگی
۵۔ بیوی سے حسن سلوک
۶۔ شریعت کے مطابق لڑکیوں کو ورثہ دینا
۷۔ تعلیم و تربیت اور اولاد کی ذمہ داری۔

اس ہفتہ کی تمام کارروائی کی اطلاع مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

ابو العطاء جالندھری

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

شذرات

شیخ خورشید احمد

"غیر معمولی حالات" میں جھوٹ بولنے والے "صالحین"

الفضل کے صفحات میں مودودی صاحب کا وہ مشہور و معروف حوالہ متعدد بار شائع ہو چکا ہے جس میں آپ نے جھوٹ بولنے کو جائز بلکہ بعض حالات میں ضروری قرار دینے کا فتویٰ صادر کر رکھا ہے حال ہی میں جب مرکزی وزیر آبادکاری رانا عبدالحمید نے برسبیل گفتگو اس فتویٰ کا تذکرہ کیا تو معاصر شہاب کو بہت برا لگا۔ چنانچہ اسکے "اظہار رمزی" نے مودودی صاحب کا پورا فتویٰ نقل کرنے کے بعد بطور صفائی (یا تاویل؟) یہ لکھا ہے کہ

"مولانا نے احادیث اور فقہا اور محدثین کے فتاویٰ بیان کئے ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ بعض غیر معمولی حالات میں شریعت نے اس کی اجازت دے رکھی ہے۔"

(شہاب ۲۶ جولائی ۶۴ء)

معاصر نے بہت اچھا کیا کہ مولٰنا کا پورا فتویٰ اپنے صفحات میں شائع کر دیا ورنہ بہت سے لوگوں کے سامنے جب اس حوالہ کو پیش کیا جاتا تھا تو وہ یہ سمجھتے تھے کہ شاید یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی۔ اب جب کہ خود مودودی صاحب کے ایک پرجوش معتقد اور ان کے خیالات و افکار کے ترجمان اخبار نے ان کی اصل کتاب کے مکمل حوالہ کے ساتھ اسے شائع کر دیا ہے تو کسی کے لئے بھی اس حوالہ کے صحیح اور درست ہونے میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے گی۔ اس حوالہ میں مودودی صاحب کے یہ الفاظ بالکل صاف اور واضح ہیں کہ

"عملی زندگی کی بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کی خاطر جھوٹ کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ بعض حالات میں اسکے وجوب تک کا فتویٰ دیا گیا ہے۔"

(ترجمان القرآن جلد ۵۰ عدد ۲ باب رسائل و مسائل صفحہ ۱۱۸ پیراگراف نمبر ۳ بحوالہ شہاب ۲۶ جولائی ۱۹۶۴ء)

باقی رہا یہ کہنا کہ جھوٹ بولنا صرف "غیر معمولی حالات" میں جائز ہے۔ سو یہ تاویل بھی خوب ہے۔ غالباً معاصر کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ سابق جماعت اسلامی اور اسکے راہنما آج کل واقعی "غیر معمولی حالات" میں سے گذر رہے ہیں لہٰذا ان دنوں ان کے لئے جھوٹ بولنا نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے اور کسی کو اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے۔

مسئلہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی

ان دنوں ہفت روزہ زندگی رحیم یار خاں میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نہایت قیمتی مکتوبات کا ترجمہ شائع ہو رہا ہے۔ اس میں "ختم نبوت" کے زیر عنوان آپ کا یہ ارشاد بھی نقل کیا گیا ہے:۔

تمام انبیاء علیہم السلام کے خاتم حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کا دین گذشتہ دینوں کا ناسخ ہے اور آپ کی کتاب تمام گذشتہ کتابوں سے بہتر ہے۔ آپ کی شریعت منسوخ نہیں ہوگی اور قیامت تک باقی رہے گی۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام نزول فرما کر آپ کی شریعت پر عمل کریں گے اور آپکے امتی ہو کر رہیں گے۔

(مکتوب ۲۷ جلد ثانی بحوالہ اخبار زندگی رحیم یار خاں ۱۰ جولائی ۱۹۶۴ء)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد حرف بحرف درست ہے اور مسئلہ ختم نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ کے عقیدہ کی پوری پوری ترجمانی کرتا ہے۔ پہلے فقرہ میں آپنے بتایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم "تمام انبیاء کے خاتم" ہیں اور اگلے تین فقروں میں آپنے بتا دیا ہے کہ آپکے نزدیک انبیاء کا خاتم ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ

"آپ کا دین گذشتہ دینوں کا ناسخ ہے آپ کی کتاب تمام گذشتہ کتابوں سے بہتر ہے اور آپ کی شریعت منسوخ نہیں ہوگی۔ بلکہ قیامت تک جاری رہے گی۔"

پھر آپنے اس غلط فہمی کو رفع کرنے کے لئے کہ خاتم سے مراد یہ نہیں ہے کہ آپ سب نبیوں کے آخر میں تشریف لائے اس عقیدہ کا بھی اظہار کر دیا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام آخری زمانہ میں نازل ہونگے لیکن چونکہ وہ امتی ہوں گے اور شریعت اسلامیہ پر ہی عمل کریں گے اسلئے ان کا آنا ختم نبوت کے منافی نہ ہوگا۔ گویا اگر ایک نبی امتی ہو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرتا ہو تو اس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنا ہرگز ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔ بعینہٖ یہی عقیدہ جماعت احمدیہ کا ہے۔ چنانچہ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام خود تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) "ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ختم ہو گئی ہے۔ قرآن کریم کے بعد جو پہلی کتابوں سے بہتر ہے کوئی اور کتاب نہیں اور نہ شریعت محمدیہ کے بعد کوئی اور شریعت ہے۔"

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴-۶۵)

(۲) "شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں جب تک اس کو امتی بھی نہ کہا جائے۔ جسکے معنے یہ ہیں کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرتؐ کی پیروی سے پایا ہے نہ کہ براہ راست۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۵)

(۳) "یاد رہے کہ اگر ایک امتی کو جو محض پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درجہ وحی اور الہام اور نبوت کو پاتا ہے نبی کے نام کا اعزاز دیا جائے تو اس سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی کیونکہ وہ امتی ہے اور اس کا اپنا وجود کچھ نہیں۔ اور اس کا کمال نبی متبوع کا کمال ہے۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۶۹)

احمدیت کی برکت

مجلس تنظیم اہل سنت لاہور کا اخبار دعوت بچوں کے صفحہ میں انہیں جہاد کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"بچو! آج تمہیں ہم جہاد کے متعلق بتانا چاہتے ہیں جس کی ضرورت اب حد سے زیادہ ہے...... جہاد کی تین اقسام ہیں۔ مال کا جہاد ...... زبان کا جہاد ...... جان کا جہاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کی خاطر اور مسلم ملت کی خاطر دشمنوں کے مقابلہ کے لئے جان دینے کے لئے بھی تیار رہے ..... جو کچھ نفس چاہے اس کے برعکس کرے۔ یہ نفس کے ساتھ جہاد ہے اسلئے جو شخص اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے وہ بھی کامیاب ہو جاتا ہے۔"

(دعوت ۳۱ جولائی ۱۹۶۴ء)

یہ احمدیت اور محض احمدیت ہی کی برکت اور اثر ہے کہ آج وہ حلقے بھی جہاد کے متعلق صحیح اسلامی مسلک پیش کرنے لگے ہیں جو کچھ عرصہ پہلے تک صرف تلوار کے جہاد کو ہی جہاد سمجھا کرتے تھے اور احمدیت کا سب سے بڑا جرم یہی قرار دیا کرتے تھے کہ وہ کیوں اس زمانہ میں جہاد بالسیف کی قائل نہیں ہے۔

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے سپرنٹنڈنٹ کی فوری ضرورت

درخواستیں ۵-۸-۶۴ تک معرفت مقامی پریذیڈنٹ یا امیر صاحب بنام ناظر تعلیم مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ درکار ہیں۔ (۱) تعلیمی قابلیت۔ (۲) دینی معلومات۔ (۳) دینی خدمات۔ (۴) سابقہ تجربہ۔ (۵) کالجیٹ طلبہ سے برتاؤ کی اہلیت۔ (۶) عمر۔ (۷) کم از کم مطالبہ تنخواہ۔

(ناظر تعلیم)

درخواست دعا

خاکسار کے بہنوئی محترم محمد الطاف صدیقی صاحب درد گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرما کر ممنون فرمادیں۔ (مشتاق احمد خالد اکونٹنٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

توسیع اشاعت "الفضل" کے لئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو حافظ آباد۔ گوجرانوالہ۔ وزیر آباد۔ گجرات۔ کھاریاں۔ کوٹلی (آزاد کشمیر)۔ جہلم۔ گوجر خان۔ راولپنڈی واہ کینٹ۔ ایبٹ آباد۔ مانسہرہ۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ رسالپور چھاؤنی۔ مردان۔ پشاور۔ کوہاٹ داؤد خیل وغیرہ مقامات کے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے۔ مکرم خواجہ صاحب توسیع اشاعت الفضل کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح و ارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے۔

جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان۔ نیز دیگر عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ مکرم خواجہ صاحب سے پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

امانت کا ایک نیک مصرف

عزیزم محمود احمد صاحب ابن ٹھیکیدار محمد حنیف صاحب احمد نگر۔ تین صد روپیہ بمد سوئٹزرلینڈ مسجد داخل خزانہ کرواتے ہوئے مطلع فرماتے ہیں کہ یہ رقم ان کی نانی مکرمہ رحیم بی بی صاحبہ مرحومہ کی تھی جو ان کی امی جان کے پاس امانتاً تھی۔ لہٰذا یہ رقم مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی مد میں ادا کی جا رہی ہے۔ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری بھانجی ردبلینہ کی کھیلتے ہوئے دائیں بازو کی دونوں ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں بازو پر پلاسٹر چڑھا دیا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ نیز اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنا فضل کرے۔ میری دوسری بھانجی طلعت کو تیسری بار ٹائیفائڈ کا حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی ہے اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(ثروت آرا بنت کیپٹن محمد اسلم صاحب دار الصدر غربی الف۔ ربوہ)

۲۔ میرا لڑکا محمد الطاف صدیقی درد گردہ سے بیمار ہیں اور ملٹری ہسپتال سیالکوٹ میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار۔ ڈاکٹر محمد احسان محلہ پورن نگر سیالکوٹ)

۳۔ میرے ایک دوست عرصہ دو سال سے احمدی ہیں مگر ان کے والدین ان کے سخت خلاف ہیں۔ وہ احباب جماعت سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے والدین کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (پرویز احمد ولد ملک مظفر احمد صاحب گنج مغلپورہ۔ لاہور)

۴۔ میرے والد صاحب محترم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب پرائیویٹ پریکٹیشنر قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ کو دانت نکلوانے کے دوران خون کثرت سے بہہ جانے کی وجہ سے شدید بخار شروع ہو گیا اور آپ دن بدن بہت کمزور اور لاغر ہوتے جا رہے ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی بھی ہیں۔ میں احباب سے عاجزانہ التماس کرتی ہوں کہ میرے والد صاحب کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(والدہ نزہت منیر احمد خاں۔ ربوہ)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضور فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں۔ جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کرے۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں ہے جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد دیکھی ہوا اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے......"

"......... پھر وہ لوگ جو اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے رہتے ہیں اسی طرح بعض لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیوں کے لئے روپیہ جمع کرتے رہتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے لڑکے اور لڑکیاں جوان نہ ہوئے ہوں اور ان کو دو چار سال بعد اس روپیہ کی ضرورت پیش آنے والی ہو ایسے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ یہ روپیہ جماعت کے خزانہ میں جمع کرائیں"

میں امید کرتا ہوں کہ احباب سے جس قدر جلد ممکن ہو سکا حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں گے۔

(افسر خزانہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ حال ہی میں میری چھوٹی بہن عزیزہ صفیہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کو پتہ کا اپریشن ہوا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب رہا۔
احباب جماعت و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرما دیں۔ (رضیہ بیگم اہلیہ چوہدری نثار احمد صاحب سرگودھا)

نوٹ:۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ نے دو مستحقین کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔
جزاھم اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

۲۔ محترم چوہدری عبد الغنی صاحب (آف چک سکندر) حال جہلم ایک مخلص احمدی دوست ہیں وہ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے بچوں کی دینی اور دنیوی بہتری اور ترقی کے لئے بارگاہ الٰہی میں دعا کی جائے۔

نوٹ:۔ مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب نے ایک مستحق دوست کے نام خطبہ نمبر بھی جاری کرایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر الفضل)

اعلان نکاح

مکرم سید انوار احمد جاوید (قادیانوالہ) حال گلاسگو کا نکاح عزیزہ سیدہ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت سید محمد حسین شاہ صاحب جھنگ صدر سے مورخہ ۲۵/۸/۶۲ بروز ہفتہ بعد نماز ظہر مولوی قمر الدین صاحب نے پانچ ہزار روپیہ مہر پر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین۔ (سید عبد اللہ شاہ۔ چک جھمرہ)

جامعہ نصرت ربوہ کا ایف اے کا تفصیلی نتیجہ

نمبر شمار	رول نمبر	نام طالبات	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۱	۳۴۴۴۶	امۃ الرشید ملک	۴۹۳/۱۰۰۰	تھرڈ
۲	۳۴۴۴۷	درشہوار۔ دردانہ	۵۲۲	سیکنڈ
۳	۳۴۴۴۸	طلعت مشرف	۴۳۶	تھرڈ
۴	۳۴۴۴۹	نسیم محمودہ	۵۲۴	سیکنڈ
۵	۳۴۴۵۰	راحت شریف	۵۵۹	"
۶	۳۴۴۵۱	انیقہ فرزانہ	۵۹۳	"
۷	۳۴۴۵۲	محمودہ اختر	۴۴۴	تھرڈ
۸	۳۴۴۵۳	انیقہ تسنیم	۴۸۷	"
۹	۳۴۴۵۴	فرخ سلطانہ	۴۹۲	"
۱۰	۳۴۴۵۵	مریم صدیقہ	۵۰۶	سیکنڈ
۱۱	۳۴۴۵۶	امۃ الکریم	۳۸۹	تھرڈ
۱۲	۳۴۴۵۷	صادقہ شمس	۴۴۳	"
۱۳	۳۴۴۵۸	امۃ المتین	۵۰۳	سیکنڈ
۱۴	۳۴۴۵۹	بشریٰ پردین	۴۸۷	تھرڈ
۱۵	۳۴۴۶۰	امۃ الباسط بشریٰ	۵۸۰	سیکنڈ
۱۶	۳۴۴۶۱	امۃ النصیر قدسیہ	۴۴۱	تھرڈ
۱۷	۳۴۴۶۲	صادقہ بیگم	۵۰۶	سیکنڈ
۱۸	۳۴۴۶۳	عزیزہ محمد حسین	نتیجہ بعد میں آئے گا۔	
۱۹	۳۴۴۶۵	رضیہ بیگم	۴۳۹	تھرڈ
۲۰	۳۴۴۶۶	رشیدہ بیگم	۵۲۱	سیکنڈ
۲۱	۳۴۴۶۷	امۃ العزیز	۴۰۳	تھرڈ
۲۲	۳۴۴۶۸	نصرت جہاں	۵۳۰	سیکنڈ
۲۳	۳۴۴۶۹	اختری بیگم	۵۵۵	"
۲۴	۳۴۴۷۰	صدیقہ بیگم	۵۲۴	"
۲۵	۳۴۴۷۱	نعیمہ درد	۵۷۶	"
۲۶	۳۴۴۷۲	ممتاز	۵۰۴	"
۲۷	۳۴۴۷۴	بشریٰ فاطمہ	۴۹۴	تھرڈ
۲۸	۳۴۴۷۶	نسرین اختر	۴۱۴	"
۲۹	۳۴۴۷۷	امۃ الباسط	۵۵۷	سیکنڈ
۳۰	۳۴۴۸۰	حنیفہ بیگم	۴۲۷	تھرڈ
۳۱	۳۴۴۸۲	امۃ الشکور	۵۲۲	سیکنڈ
۳۲	۳۴۴۸۳	ممتاز پردین	۴۹۶	تھرڈ
۳۳	۳۴۴۸۴	امۃ الوحید لطیف	۵۵۱	سیکنڈ
۳۴	۳۴۴۸۵	نذیرہ قدسیہ	۵۱۵	"
۳۵	۳۴۴۸۶	عفت سلطانہ	۴۷۷	تھرڈ
۳۶	۳۴۴۸۷	مبارکہ مصطفیٰ	۴۷۰	"
۳۷	۳۴۴۸۸	امۃ السلام	۴۴۸	
۳۸	۳۴۴۸۹	رضیہ سلطانہ	۵۱۳	سیکنڈ
۳۹	۳۴۴۹۱	مبارکہ صدیقہ	۴۶۵	تھرڈ
۴۰	۳۴۴۹۲	امۃ الحفیظ عابدہ	۴۶۵	"
۴۱	۳۴۴۹۳	قیصرہ نگہت	۴۸۰	"
۴۲	۳۴۴۹۴	نسیم خانم	[illegible]۲۶	سیکنڈ
۴۳	۳۴۴۹۵	شگفتہ صادقہ	۵۶۷	"
۴۴	۳۴۴۹۶	انیسہ بیگم	[illegible]۱۱	فرسٹ
۴۵	۳۴۴۹۷	امۃ المجید ناہید	۴۸۹	تھرڈ
۴۶	۳۴۴۹۸	مبارکہ ظفر	۴۱۳	"
۴۷	۳۴۴۹۹	راشدہ منصورہ	۴۳۰	"
۴۸	۳۴۵۰۰	حمیدہ بیگم	۴۴۸	تھرڈ
۴۹	۳۴۵۰۱	شریفہ بیگم	۴۸۸	"
۵۰	۳۴۵۰۲	امۃ السلام	۴۵۹	"
۵۱	۳۴۵۰۳	صادقہ بیگم	۴۴۵	"
۵۲	۳۴۵۰۴	امۃ الحفیظ	۴۵۷	"
۵۳	۳۴۵۰۵	امۃ القیوم	۵۵۵	سیکنڈ
۵۴	۳۴۵۰۶	محمودہ سلطانہ	۵۴۰	"
۵۵	۳۴۵۰۷	شاہدہ	۵۶۶	"
۵۶	۳۴۵۱۰	احمدی بیگم	۴۱۵	تھرڈ
۵۷	۳۴۵۱۲	امۃ الرشید شہناز	۴۸۷	"
۵۸	۳۴۵۱۳	سعیدہ ناصرہ	۵۳۳	سیکنڈ
۵۹	۳۴۵۱۴	امۃ الحفیظ	۴۶۴	تھرڈ
۶۰	۳۴۵۱۵	سلیمہ بیگم	۴۹۱	"
۶۱	۳۴۵۱۶	بشریٰ رانا	۵۲۵	سیکنڈ
۶۲	۳۴۵۱۸	ریحانہ کوثر شرما	۴۹۳	تھرڈ
۶۳	۳۴۵۰۹	نصرت جہاں احمد		نتیجہ بعد میں آئے گا
۶۴	۳۴۴۷۳	معراج نسیم		کمپارٹمنٹ انگریزی
۶۵	۳۴۴۷۵	نعیمہ بیگم		کمپارٹمنٹ اکنامکس

شاستری حکومت کشمیر کے متعلق اپنی بنیادی پالیسی واضح کرے (شیخ عبداللہ)

کشمیر کو بھارت کا حصہ قرار دینے والوں سے بات چیت بیکار ہے

نئی دہلی ۱۱ اگست۔ شیخ محمد عبداللہ نے کہا ہے کہ اگر بھارت کشمیر پر طاقت کے ذریعہ تسلط قائم رکھنا چاہتا ہے تو پھر کشمیریوں کو یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ وہ صورتِ حال کا کس طرح مقابلہ کریں کشمیری رہنما پرسوں سری نگر میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کر رہے تھے جو یوم سیاہ کے سلسلہ میں منعقد کیا گیا پرسوں (۹ اگست) سارے مقبوضہ کشمیر میں یوم سیاہ منایا گیا۔ مختلف مقامات پر جلسے ہوئے جن میں اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ کشمیری حق خود ارادیت حاصل کئے بغیر چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ شیخ محمد عبداللہ نے سری نگر کے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مزید کہا کہ اگر بھارت کی پالیسی یہ ہے کہ کشمیر بھارت کا جزو لاینفک ہے جیسا کہ بعض بھارتی وزیر کہتے رہے ہیں تو اس مسئلہ پر بات چیت بے معنی ہے شیخ عبداللہ نے کہا کہ تنازعہ کشمیر کے متعلق بھارتی وزیروں کے بیانات کی وجہ سے اس سلسلہ میں بھارتی موقف کے بارے میں الجھن پیدا ہو گئی ہے آپ نے شاستری حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ کشمیر کے بارہ میں اپنی بنیادی پالیسی کی وضاحت کرے کشمیری رہنما نے کہا کہ کشمیر کی بہبود ہندو پاک دوستی میں مضمر ہے نیز بھارت اور پاکستان دونوں کا مفاد اسی میں ہے کہ کشمیر کا تنازعہ آبرومندانہ طریقے پر طے ہو جائے کشمیری رہنما نے کہا "۹ اگست وہ دن ہے جب بھارتی حکومت نے کشمیریوں کے ساتھ کئے گئے اپنے تمام وعدوں کو بالائے طاق رکھ دیا تھا اور اس دن کشمیر میں مقیم بھارتی فوج قابض بن گئی تھی"۔ یاد رہے کہ شیخ محمد عبداللہ کو ۹ اگست ۱۹۵۳ء کو مقبوضہ کشمیر کی وزارت عظمیٰ سے برطرف کر کے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ کشمیری رہنما نے کہا کہ دس سال بعد کجھانی پنڈت نہرو نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ بھارت کشمیر کے بارہ میں ۱۹۵۳ء سے جس پالیسی پر چل رہا ہے وہ غلط ہے چنانچہ اسی احساس کے بعد مجھے رہا کر دیا گیا۔ شیخ محمد عبداللہ نے کہا کہ بھارت کے فرقہ پرست عناصر سیاحوں کو یہ ترغیب دیتے ہیں کہ وہ کشمیر نہ جائیں آپ نے کہا کہ فرقہ پرستوں کا یہ اقدام انتہائی قابل مذمت ہے اور اس سے ان کا مقصد کشمیریوں کو ان کے روزگار سے محروم کرنا ہے۔

کل سری نگر میں مکمل ہڑتال رہی۔ دکانوں اور مکانوں پر سیاہ جھنڈے لہرائے گئے۔ شیخ عبداللہ کے ہیڈ کوارٹر مجاہد منزل سے ایک خاموش جلوس نکالا گیا جو عید گاہ میں جا کر ختم ہو گیا جہاں کشمیریوں کے حق خود ارادیت حاصل کرنے کے لئے شیخ عبداللہ کے مشن کی کامیابی کی دعا مانگی گئی۔ دریں اثناء شیخ عبداللہ اور مولانا فاروق کے حامیوں میں ایک جھڑپ کے سلسلہ میں تین افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵